نزولِ عیسیٰ علیہ السّلام پر احادیثِ صحیحہ ومتواترہ

غلام مصطفٰے ظہیر امن پوری

عیسیٰ علیہ السّلام کے نزول پر متواتر احادیث وارد ہوئی ہیں ، ائمہ محدثین کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

★١ امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں : لتواترت الأخبار عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم أنّہ قال : ینزل عیسیٰ ابن مریم فیقتل الدّجال ۔

''رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے متواتر احادیث مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا ، عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے ، پھر دجال کو قتل کریں گے ۔''(تفسیر طبری : ٣/٢٩١)

★٢ قاضی عیاض رحمہ اللہ (م ٥٤٤ھ)کہتے ہیں :

نزول عیسیٰ علیہ السّلام وقتلہ الدّجّال حقّ وصحیح عند أہل السّنّۃ للأحادیث الصّحیحۃ فی ذلک ولیس فی العقل والشّرع ما یبطلہ ، فوجب اثباتہ ۔

''سیدنا عیسیٰ علیہ السّلام کا نازل ہونا اور ان کا دجال کو قتل کرنا اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک اس سلسلہ میں وارد احادیثِ صحیحہ کی بنا پر حق اور صحیح ہے ، عقلی و شرعی اعتبار سے ایسی کوئی دلیل نہیں جو اس عقیدہ کو باطل قرار دے ، لٰذا اس کا اثبات واجب اور ضروری ہے ۔''(شرح صحیح مسلم از نووی : ٢/٤٠٣)

★٣ مشہور نحوی اور مفسر ابو حیان اندلسی کہتے ہیں :

وأجمعت الأمّۃ علیٰ ما تضمّنہ الحدیث المتواتر من أنّ عیسیٰ علیہ السّلام فی السّماء حیّ وانّہ ینزل فی آخر الزّمان ۔

''متواترحدیث کی رو سے اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر زندہ ہیں ، آخری زمانہ میں نازل ہوں گے ۔''(تفسیر البحر المحیط لابی حیان : ٢/٤٧٣)

★٤ حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وقد تواترت الأحادیث عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم أنّہ أخبر بنزول عیسیٰ علیہ السّلام قبل یوم القیامۃ اماما عادلا وحکما مقسطا ۔

''رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے متواتر احادیث مروی ہیں کہ آپ نے عیسیٰ علیہ السّلام کے نزول کے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ قیامت سے پہلے امامِ عادل اور حاکمِ منصف کی حیثیت سے آئیں گے ۔''

(تفسیر ابنِ کثیر : ٥/٥٣٠)

نیز فرماتے ہیں : فھذہ أحادیث متواترۃ عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ۔

''رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نزولِ عیسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں یہ احادیث متواتر ہیں ۔''

(تفسیر ابنِ کثیر : ٢/٤٢٣)

★٥ محمد بن جعفر الکتانی (م ١٣٤٥ھ)لکھتے ہیں : وقد ذکروا أنّ نزول سیّدنا عیسیٰ علیہ السّلام ثابت بالکتاب والسّنّۃ والاجماع ۔۔۔۔۔۔ والحاصل أنّ الأحادیث الواردۃ فی المھدیّ المنتظر وکذا الواردۃ فی الدّجّال وفی نزول سیّدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السّلام ۔

''علمائے اسلام نے ذکر کیا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السّلام کا نزول کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے، خلاصۂ کلام یہ کہ امام مہدی منتظر ، خروجِ دجال اور عیسیٰ علیہ السّلام کے نزول کی احادیث متواتر ہ ہیں ۔''

(نظم المتناثر من الحدیث المتواتر للکتانی : ص ١٤٧)

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں : لأنّہ المقصود من سیاق الآی فی تقریر بطلان ما ادّعتہ الیھود من قتل عیسیٰ وصلبہ ، وتسلیم من سلّم لھم من النّصاریٰ الجھلۃ ذلک ، فأخبر اللّٰہ أنّہ لم یکن الأمر کذلک ، وانّما شبّہ لھم ، فقتلوا الشّبیہ وھم لا یتبیّنون ذلک ، ثمّ انّہ رفعہ الیہ وانّہ باق حیّ ، وانّہ سینزل قبل یوم القیامۃ کما دلّت علیہ الأحادیث المتواترۃ ۔

''(عیسیٰ علیہ السّلام آسمانوں میں زندہ ہیں)، کیونکہ یہودیوں کے عیسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے اور سولی دینے کے دعوے اور بعض جاہل عیسائیوں کے اس کو مان لینے کے رد میں نازل ہونے والی آیا ت کے سیاق سے یہی مراد ہے ، پھر اللہ نے خبر دی ہے کہ معاملہ ایسے نہیں تھا ، ان پر تو معاملہ متشابہ کر دیا گیا تھا ، چنانچہ انہوں نے (عیسیٰ علیہ السّلام کے)ہم شکل آدمی کو بغیر تحقیق کے قتل کردیا ، پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا ، آپ زندہ باقی ہیں ، عنقریب قیامت سے قبل آپ آسمانوں سے اتریں گے ، جیسا کہ متواتر احادیث بتاتی ہیں ۔'' (تفسیر ابنِ کثیر : ٢/٤١٣)

احادیثی دلائل :

دلیل نمبر ١ :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :
والّذی نفسی بیدہ لیوشکنّ أن ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا ، فیکسر الصّلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتّی لا یقبلہ أحد ، حتی تکون السّجدۃ الواحدۃ خیر من الدّنیا وما فیھا ، ثمّ یقول أبو ھریرۃ : واقرؤوا ان شئتم :(وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْداً)(النساء : ۱۵۹)
''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے ، عنقریب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ السّلام عادل و منصف بن کر نازل ہوں گے ، وہ صلیب کو توڑ یں گے ، خنزیر کو قتل کریں گے ، جزیہ ختم کریں گے اور اتنا مال و دولت بڑھائیں گے کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا ، اس وقت ایک سجدہ دنیا وما فیہا سے بہتر ہو گا ، پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں ، اگر تم چاہو تو (اس حدیث کی تائید میں)یہ آیت پڑھ لو :
(وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْداً)(النسائ: ۹ ۱۵)
''(نہیں ہے کوئی اہلِ کتاب میں سے مگر ایمان لائے گا آپ (سیدنا عیسیٰ علیہ السّلام)پر آپ کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے)۔''
(صحیح بخاری : ۲/٤۹۰، ح : ۳٤٤۸، صحیح مسلم : ۱/۸۷، ح : l55)
دلیل نمبر ۲ :
سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : لا تزال طائفۃ من أمّتی یقاتلون علی الحقّ ظاھرین الی یوم القیامۃ ، قال : فینزل عیسیٰ ابن مریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ، فیقول أمیرھم : تعال ، صلّ بنا ! فیقول : لا ، انّ بعضکم علی بعض أمراء ، تکرمۃ اللّٰہ ھذہ الأمّۃ ۔
''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے لڑتا رہے گا اور قیامت تک حق پر قائم رہے گا ، فرمایا ، عیسیٰ علیہ السّلام نازل ہوں گے اور اس طائفہ (گروہ)کے امیر (امام مہدی)کہیں گے ، آئیے ، ہمیں نماز پڑھائیے، آپ فرمائیں گے ، نہیں ، آپ لوگ ایک دوسرے کے امیر وا مام ہو ، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر اعزاز و اکرام ہے ۔''(صحیح مسلم : ۱/۸۷ ، ح : ۱۵٦)
دلیل نمبر ۳ :

سیدنا نوّاس بن سمعان کلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

فبینما هو کذلک اذ بعث اللّٰہ المسیح ابن مریم علیہ السّلام ، فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقیّ دمشق بین مهروذتین واضعا کفّیہ علی أجنحۃ ملکین ۔

''اس وقت میں جب وہ (امام مہدی)اس طرح ہوں گے (دجال سے برسرِ پیکار ہوں گے)یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو (آسمان سے)بھیجے گا ، وہ دو زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس ہوں گے اور دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق میں سفید مینار پر اتریں گے ۔''(صحیح مسلم : ۲/٤۰۱ ، ح : ۲۹۳۷)

یہ حدیث بیّن دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام آسمان میں زندہ ہیں ، قیامت کے قریب اتریں گے ۔

دلیل نمبر ٤ :

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

یخرج الدّجّال فی أمّتی ، فیمکث أربعین ، لا أدری أربعین یوما أو أربعین شهرا أو أربعین عاما ، فیبعث اللّٰہ عیسی ابن مریم کأنّہ عروۃ بن مسعود ، فیطلبہ ، فیهلکہ ۔۔۔۔۔

''میری امت میں دجّال نکلے گا اور چالیس تک رہے گا ، راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سا ل ، اسی دور میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہماالسّلام کو(آسمان سے) بھیجے گا ، ان کا حلیہ عروہ بن مسعود (صحابی ئ رسول رضی اللہ عنہ)سے ملتا جلتاہو گا ، آپ اس (دجال)کا تعاقب کریں گے اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گے ۔''(صحیح مسلم : ۳/٤۰۳ ، ح : ۲۹٤۰)

دلیل نمبر ٥ :

سیدنا نوّاس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

فیطلبہ حتّی یدرکہ بباب لُدّ ، فیقتلہ ۔

''عیسیٰ علیہ السّلام دجال کا پیچھا کریں گے حتی کہ لُد (Lydda)کے دروازے پرا سے جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے ۔''(صحیح مسلم : ۲/٤۰۱ ، ح : ۲۹۳۷)

دلیل نمبر ٦ :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :
فاذا جاؤوا بالشّام خرج ، فبینما ھم یعدّون للقتال ، یسوّون الصّفوف ، اذ أقیمت الصّلاۃ ، فینزل عیسی ابن مریم فأمّھم ، فاذا رآہ عدوّ اللّٰہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء ، فلو ترکہ لانذاب حتّٰی یھلک ، ولکن یقتلہ اللّٰہ بیدہ ، فیریھم دمہ فی حربتہ ۔
''جب (مسلمان)ملک ِ شام پہنچیں گے تو دجّال نکل آئے گا ، جس وقت وہ لڑائی کی تیاری کے لیے صفیں درست کریں گے اور نماز قائم کی جائے گی تو عیسیٰ بن مریم علیہما السّلام نازل ہوں گے اور وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے ، جب اللہ کا دشمن (دجال)ان کو دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے ، اگر آپ اس کو چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا ، لیکن اللہ تعالیٰ اسے آپ کے ہاتھ سے قتل کروائے گا اور آپ کے نیزے پر اس کا خون ان(لوگوں)کو دکھائے گا ۔''
(صحیح مسلم : ۲/۳۹۲ ، ح : ۲۸۹۷)
فائدہ :
یہ حدیث دلیل نمبر ۲ سے ظاہراً متعارض معلوم ہوتی ہے کہ اس میں ذکر ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام نماز پڑھانے سے انکار کردیں گے ، جبکہ اس حدیث سے ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ خود نماز پڑھائیں گے ۔
امام ابنِ حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ئ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مراد عیسیٰ علیہ السّلام کے نماز پڑھانے سے یہ ہے کہ آپ امامت ِ نماز کا حکم دیں گے ، کیونکہ اہلِ عرب فعل کا انتساب جس طرح کام کرنے والے کی طرف کرتے ہیں ، اسی طرح اس کا حکم دینے والے کی طرف بھی کر دیتے ہیں ۔(صحیح ابن حبان)
دلیل نمبر ۷ :
سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :
وانّہ سیظھر علی الأرض کلّھا الّا الحرم وبیت المقدس ، وانّہ یحصر المؤمنین فی بیت المقدس ، فیتزلزلون زلزالا شدیدا ، فیصبح فیھم عیسی ابن مریم ، فیھزمہ اللّٰہ وجنودہ ۔
''دجّال حرم اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین پر قابض ہو جائے گا اور مومنوں کو بیت المقدس میں محصور کر دے گا ، اس

وقت لوگوں کے اندر شدید زلزلے کی سی کیفیت ہوگی اور صبح کے وقت عیسیٰ علیہ السّلام نازل ہوں گے ، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دجّال اور اس کے لشکروں کو شکست دے گا ۔''

(المستدرک للحاکم : ۱/۳۳۱ ، وسندہ، حسن)

اس حدیث کا راوی ثعلبہ بن عباد العبدی ''حسن الحدیث '' ہے ، امام ابنِ خزیمہ (۱۳۹۷)، امام ابنِ حبان(۲۸۵۶)، امام ترمذی (۵۶۲)اورِ امام حاکم (۱/۳۳۱)رحمہم اللہ نے اس حدیث کی ''تصحیح '' کرکے اس کی ''توثیق'' کی ہے ، لہٰذا اس کو ''مجہول '' کہنے والوں کا قول مردود ہے ۔ فافہم

دلیل نمبر ۸ :

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں : دخل علی النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وأنا أبکی ، فقال : ما یبکیک ؟ فقلت : یا رسول اللّٰہ ! ذکرت الدّجّال ، قال : فلا تبکی ! فان یخرج وأنا حیّ أکفیکموہ ، وان أمت ، فانّ ربّکم لیس بأعور ، وانّہ یخرج معہ یهود أصبهان ، فیسیر حتّی ینزل بضاحیۃ المدینۃ ، ولها یومئذ سبعۃ أبواب ، لکلّ باب ملکان ، فیخرج الیہ شرار أهلها ، فینطلق حتی یأتی لُدّا ، فینزل عیسی ابن مریم ، فیقتلہ ، ثمّ یمکث عیسیٰ فی الأرض أربعین سنۃ أو قریبا من أربعین سنۃ اماما عادلا وحکما مقسطا ۔

''میں رو رہی تھی کہ نبی ئ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم میرے پاس تشریف لائے ، فرمایا ، کس چیز نے آپ کو رُلا دیا ہے ؟ میں نے عرض کی ، اے اللہ کے رسول ! مجھے دجّال یا دآگیا تھا ، آپ نے فرمایا ، مت روئیں ! اگر میرے جیتے جی وہ نکل آیا تو میں تمہیںاس سے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میں فوت ہو گیا تو (یہ یاد رکھنا کہ)تمہارا رب کانا نہیں ہے ، دجّال نکلے گا اور اس کے ساتھ اصبہان کے یہودی ہوں گے ،پھر وہ چلے گا حتی کہ مدینہ کے بیرونی کنارے پر پڑاؤ ڈالے گا ، اس وقت مدینہ کے بُرے لوگ اس کے ساتھ مل جائیں گے ، پھر وہ چلے گا حتی کہ مقامِ لُدّ (Lydda، بیت المقدس کے قریب ایک بستی) تک پہنچ جائے گا ، عیسیٰ علیہ السّلام (آسمان سے)اتر کر اسے قتل کر دیں گے ، پھر آپ زمین پر چالیس سال تک یا چالیس سال کے قریب ایک امامِ عادل اور حاکمِ منصف کی حیثیت سے رہیں گے ۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ : ۱۵/۱۳۴، مسند الامام احمد : ۶/۷۵ ، السّنّۃ لعبد اللّٰہ بن احمد : ۹۹۶ ، وسندہ، حسن)

اس حدیث کو امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (٦٨٢٢)نے "صحیح " کہا ہے ، علامہ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

رجالہ رجال الصّحیح غیر الحضرمیّ بن لاحق ، وھو ثقہ ۔

"اس کے سارے راوی صحیح بخاری کے ہیں ، سوائے الحضرمی بن لاحق کے اور وہ ثقہ ہیں ۔"

(مجمع الزوائد : ٧/٣٣٨)

الحضرمی بن لاحق التیمی "حسن الحدیث ، لا بأس بہ " ہے ، اس کو امام ابنِ حبان رحمہ اللہ نے "الثقات" میں ذکر کیا ہے ، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے "لیس بہ بأس" کہا ہے۔(الجرح والتعدیل : ٣/٣٠٢، وسندہ، صحیح)

امام ابنِ عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أرجوا أنّہ لا بأس بہ۔

(الکاملِ لابن عدی : ٢/٤٥٤)

سیدنا عیسیٰ علیہ السّلام کے نزول اور پھر ان کے زمین پر رہنے کے الفاظ دلیل ہیں کہ آپ آسمان سے اتریں گے ۔

دلیل نمبر ٩ :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

کیف أنتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم ۔

"اس وقت تمہاری کیاشان ہو گی جب عیسیٰ علیہ السّلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہاراامام تمہی میں سے ہو گا ؟ "(صحیح بخاری : ٣٤٤٩، صحیح مسلم : ١٥٥)

فائدہ : سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

والّذی نفسی بیدہ لیھلنّ ابن مریم بفجّ الرّوحاء حاجّا أو معتمرا أو لیثنّیھما ۔

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ! ابنِ مریم علیہ السّلام ضرور فجِ روحا مقام پر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرکے احرام باندھیں گے ۔"(صحیح مسلم : ١/٤٠٨ ، ح : ١٢٥٢)

حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

وھذا یکون بعد نزول عیسیٰ علیہ السّلام من السّماء فی آخر الزّمان ۔

"یہ کام آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السّلام کے آسمان سے نزول کے بعد ہوگا ۔"

(شرح صحیح مسلم از نووی : ١/٤٠٨)

دلیل نمبر ١٠ :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :

''تمام انبیاء آپس میں علّاتی بھائی ہیں ، ان کی مائیں جداجدا ہیں ، لیکن دین ایک ہے ، میں سب سے بڑھ کر عیسیٰ علیہ السّلام کے قریب ہوں ، کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا ، وہ نازل ہونے والے ہیں ، جب ان کو دیکھو تو (ان نشانیوںسے)ان کو پہچان لینا ، وہ درمیانی قد والے ہیں اور رنگ ان کا سرخ و سفید ہو گا ، ہلکے زرد رنگ کے لباس میں ہوں گے ، ایسے محسوس ہو گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو ، حالانکہ نمی (پانی)لگا نہیں ہوگا ، آپ لوگوں سے اسلام کی خاطر لڑائی کریں گے ، صلیب توڑ دیں گے ، خنزیر کو قتل کریں گے ، مسیح دجّال کو ہلاک کریں گے ، جزیہ ختم کریں گے ، اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا سارے ادیان ختم کردے گا ، زمین میں امن قائم ہوجائے گا ، حتی کہ شیر اونٹوں کے ساتھ ، چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑئیے بکریوں کے ساتھ مل کر چریں گے ، بچے سانپوں سے کھیلیں گے ، لیکن وہ انہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے ، آپ زمین میں چالیس سال رہیں گے ، پھر فوت ہو جائیں گے ، پھر آپ صلوات اللہ علیہ پر مسلمان جنازہ پڑھیں گے ۔''(مسند الامام احمد : ٢/٤٣٧ ، ح : ٩٦٣٢، قتادہ صرّح بالسماع عندہ، ، سنن ابی داو،د : ٤٣٢٤ ، مسند الطیالسی : ص ٣٣٥ ، وسندہ، صحیح)

اس حدیث کو امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (٦٨٢٢)نے ''صحیح '' کہا ہے ، امام حاکم رحمہٗ اللہ(٢/٥٩٥) نے اس کی سند کو ''صحیح '' قرار دیا ہے ، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''صحیح '' اور حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ نے بھی اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے ۔(فتحِ الباری : ٦/٤٩٣)

دلیل نمبر ١١ :

قال الامام ابن ماجہ : حدّثنا محمّد بن بشّار ، حدّثنا یزید بن ہارون ، حدّثنا العوّام بن حوشب ، حدّثنی جبلۃ بن سحیم عن مؤثر بن عفازۃ عن عبد اللّٰہ بن مسعود ، قال : لمّا کان لیلۃ أسری برسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لقی ابراهیم وموسی وعیسیٰ ، فتذاکروا السّاعۃ ، فبدأوا بابراهیم ، فسألوا عنها ، فلم یکن عندہ منها علم ، ثمّ سألوا موسیٰ ، فلم یکن عندہ منها علم ، فردّ

الحدیث الی عیسی ابن مریم ، فقال : قد عهد الیّ فیما دون وجبتها ، فأمّا وجبتها ، فلا یعلمها الا اللّہ ، فذکر خروج الدّجّال ، قال : فأنزل ، فأقتلہ ۔

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس رات رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو معراج کروائی گئی ، آپ ابراہیم ، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السّلام سے ملے ، انہوں نے قیامت کے بارے میں مذاکرہ کیا ، وہ ابراہیم علیہ السّلام سے شروع ہوئے ، ان سے قیامت کے بارے دریافت کیا ، ان کے پاس اس بارے کوئی علم نہ تھا ، پھر موسیٰ علیہ السّلام سے پوچھا ، ان کے پاس بھی کوئی علم نہ تھا ، بات عیسیٰ علیہ السّلام کی طرف لوٹا دی گئی ، آپ نے فرمایا ، مجھے قیامت قائم ہونے سے پہلے کی باتیں بتائی گئی ہیں ،باقی رہا اس کے قائم ہونے کا وقت تو اللہ ہی جانتا ہے ، پھر آپ نے دجّال کے خروج کا ذکر کیا اور فرمایا ، میں نازل ہوں گا اور اسے قتل کروں گا ۔''(مصنف ابن ابی شیبۃ : ۱۵/۱۵۷ ، سنن ابن ماجہ : ٤٠٨١ ، ص ۳۰۹ درسی نسخہ ، واللفظ لہٗ ، مسند الامام احمد : ۱/۳۷۵ ، المستدرک للحاکم : ۲/۳۸٤ ، ٤/٤٨٨۔٤٨٩ ، ٥٤٥۔٥٤٦ ، وسندہٗ صحیح)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح '' کہا ہے ۔

علامہ بوصیری کہتے ہیں : هذا اسناد صحیح ، رجالہ ثقات ۔
''یہ سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں ۔''(مصباح الزجاجۃ)

اس کے راویٔ مؤثر بن عفازہ کو امام ابنِ حبان (الثقات : ٥/٤٦٣)اور امام عجلی (٤٤٣)رحمہمااللہ نے ''ثقہ'' کہاہے ، امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی حدیث کی ''تصحیح '' کرکے اس کی ''توثیق'' کردی ہے ، اس پر جرح کا ادنیٰ لفظ بھی ثابت نہیں ، لہٰذا ''ثقہ'' ہے ۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں الفاظ ہیں : فأهبط ، فأقتلہ ۔''میں اتر کر اسے قتل کروں گا ۔''

حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

فهولاء أکابر أولی العزم من المرسلین ، لیس عندهم علم بوقت السّاعۃ علی التّعیین ، وانّما ردّوا الی عیسیٰ علیہ السّلام ، فتکلّم علی أشرطها ، لأنّہ ینزل فی آخر هذہ الأمّۃ منفذا لأحکام رسول

اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ویقتل المسیح الدّجّال ویجعل اللّٰہ هلاک
یأجوج ومأجوج ببرکۃ دعائہ ، فأخبر بما أعلمہ اللّٰہ تعالیٰ بہ ۔
''ان بڑے بڑے اولوالعزم رسولوں کے پاس قیامت کے وقت کا
درست علم نہیتھا ، انہوں نے اس بات کو عیسیٰ علیہ السّلام کی
لوٹا دیا تو انہوں نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں گفتگو
فرمائی ، کیونکہ آپ اس امت کے آخری دورمیںرسولِ کریم صلّی
اللہ علیہ وسلّم کے احکام کو نافذ کرنے کے لیے (آسمان سے)اتریں
گے ، مسیح دجّال کو قتل کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا کی
برکت سے یاجوج ماجوج کو ہلاک کرے گا ، لہٰذاانہوں نے وہ بات
بتا دی جسکی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی ہے''(تفسیر ابنِ کثیر :
٣/٢٤٨ ، تحقیق عبد الرزاق المهدی)
دلیل نمبر ١٢ :
قال الامام البزّار : حدّثنا علی بن المنذر ، ثنا محمّد بن فضیل عن
عاصم بن کلیب عن أبیہ عن أبی ہریرۃ ، قال : سمعت أبا القاسم
الصّادق المصدوق یقول : یخرج الأعور الدّجّال مسیح الضّلالۃ قبل
المشرق فی زمن اختلاف النّاس وفرقۃ ، فیبلغ ما شاء اللّٰہ أن یبلغ
من الأرض فی أربعین یوما ، اللّٰہ اعلم ما مقدارها ؟ فیلقی
المؤمنون شدّۃ شدیدۃ ، ثمّ ینزل عیسی ابن مریم صلّی اللّٰہ علیہ
وسلّم من السّماء ، فیقوم النّاس ، فاذا رفع رأسہ من رکعتہ قال :
سمع اللّٰہ لمن حمدہ ، قتل اللّٰہ المسیح الدّجّال ، وظهر
المؤمنون ، فأحلف انّ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم أبا القاسم
الصّادق المصدوق صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال : انّہ لحقّ وأما انّہ
قریب ، فکل ما هو آت قریب ۔
''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ، میں نے صادق و
مصدوق نبی ابوالقاسم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے
سنا کہ گمراہی کا مارا ہوا کانا دجّال لوگوں کے اختلاف و افتراق
کے دور میں مشرق سے نکلے گا ، چالیس دنوں میں زمین میں
جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے گا ، پہنچے گا ، اللہ خوب جانتا ہے کہ
ان چالیس دنوں کی مقدار کتنی ہو گی ؟ مومن لوگ بہت سختی
میں مبتلا ہوں گے ، پھر عیسیٰ علیہ السّلام آسمان سے نازل ہوں
گے ، لوگ کھڑے ہو جائیں گے ، جب آپ اپنا سر رکوع سے اٹھا ئیں
گے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ '' کہیں گے ،اللہ تعالیٰ مسیح دجّال
کو قتل کر دے گا اور مومن غالب آجائیں گے ، سیدنا ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ

صادق و مصدوق نبی ابوالقاسم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ، یہ بات حق ہے او ر خبردار یہ قریب ہے ، کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہوتی ہے ۔"

(مسند البزار (کشف الاستار عن زوائد البزار : ٤/١٤٢ ، ح : ٣٣٩٦ ، وسندہ، صحیح)

حافظ ہیثمی لکھتے ہیں : رواہ البزّار ورجالہ رجال الصّحیح ۔
"اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں ۔"(مجمع الزوائد : ٧/٣٤٩)

★١ علی بن المنذر باتفاقِ محدثین "ثقہ" ہیں ، ان پر" شیعی" ہونے کا الزام مضر نہیں ، اما م ابنِ سعد نے ان کو "ثقہ و صدوق " قرار دینے کے بعد کہا ہے : وبعضهم لا یحتجّ بہ ۔"بعض محدثین اس سے حجت نہیں لیتے ۔"یہ جرح محدثین کے اتفاق کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے ۔

★٢ "بعضهم " نامعلوم و مجہول ہیں ، لہٰذا یہ جرح مردودٰ ، پھر یہ اس روایت کے بیان کرنے میں منفرد نہیں ، بلکہ ان کی متابعت عبدالواحد بن زیاد المصری نے مسند اسحاق بن راہویہ (٢٦٢)میں اور صالح بن عمر الواسطی نے صحیح ابنِ حبان (٦٨١٢)میں کر رکھی ہے ۔

★٣ عاصم بن کلیب صحیح مسلم کے راوی ہیں اور بالاتفاق "ثقہ" ہیں ، ان کے بارے میں امام علی بن مدینی کا قول "لا یحتجّ بہ اذا انفرد " ثابت نہیں ، بالفرض وہ ثابت بھی ہوجائے تو محدثین کے اتفاق کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے ۔

★٤ عاصم بن کلیب کے والد کلیب بن شہاب بھی بالاتفاق "ثقہ" ہیں ، ان پر جرح کا ادنیٰ کلمہ تک ثابت نہیں ۔

یہ حدیث نصِّ صریح ہے کہ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسّلام آسمان سے اتریں گے ۔

★★★★★★